السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ''جسے میں چاہوں ہدایت دوں اور جسے چاہوں گمراہ کروں'' اب سوال یہ ہے کہ اگر اللہ خود ہی گمراہ کرتا ہے تو پھر اس میں انسان کا کیا قصور ہے ؟ حافظ صاحب یہ وہ سوال ہے کہ میں جب بھی کسی سے بات کرتا ہوں تو کبھی نہ کبھی یہ سوال کیا جاتا ہے اس لیے اس کا ایسا مفصل جواب تحریر کریں تاکہ میری سمجھ میں ایسا آئے کہ میں دوسروں کو بھی سمجھا سکوں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کے ایمان میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور اس کی رضا دونوں جمع ہیں اور t مشیت ، ارادہ اور چاہنا اور چیز ہے اور راضی ہونا (پسند کرنا) اور چیز ہے عام طور پر دونوں کو ایک ہی سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک نہیں مثلاً ابو بکر ابو جہل بن ہشام کے ایمان میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہیں ہے اور رضا ہے اور ابو جہل بن ہشام کے کفر میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے رضا نہیں ہے ۔

وَلَا يَرۡ ضَىٰ لِعِبَادِهِ ا لۡكُفۡ رَ --الزمر7

''اور پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کا منکر ہونا''

جو انسان ہدایت یافتہ بننے کا ارادہ کرے پھر ہدایت کے لیے کوشش کرے اللہ تعالیٰ کی طرف انابت اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے دیتا ہے قرآن مجید میں ہے :

للَّهُ يَجۡ تَبِيٓ إِلَيۡهِ مَن يَشَآءُ وَيَهۡ دِيٓ إِلَيۡهِ مَن يُنِيبُ --شوري13

''اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع کرے''

قرآن مجید ہی میں ہے :

وَ لَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡ دِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا العنكبوت69

اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سمجھا دیں گے ان کو اپنی راہیں'' يَهۡدِي مَن يَشَآءُ کا یہ مطلب ہے یہ مطلب نہیں کہ جس کو چاہتا ہے بجبر و اکراہ ہدایت دے دیتا ہے جیسا کہ بعض نے سمجھنا شروع کر رکھا ہے ۔''

اور جو انسان گمراہ بننا چاہے گمراہ بننے کی خاطر سعی اور کوشش شروع کر دے ظلم اور فسق کا ارتکاب کرنے لگے تو ایسے انسان کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا قرآن مجید میں ہے :

وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ا لۡفَٰسِقِينَ --البقرة26

''اور گمراہ نہیں کرتا اس مثال سے مگر بدکاروں ہی کو''

قرآن مجید ہی میں ہے :

وَا للَايَهۡدِي الۡقَوۡمَ الۡفَاسِقِيۡنَ

اور ایک اور مقام پر ہے :

وَ للَّهُ لَايَهۡ دِي ا لۡقَوۡ مَ لظَّٰلِمِينَ --البقرة258

''اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا بے انصافوں کو''

يُضِلُّ مَن يَشَآءُ کا یہ مطلب ہے یہ مطلب نہیں کہ جس کو چاہتا ہے بجبر و اکراہ گمراہ بنا دیتا ہے جیسا کہ بعض نے سمجھ رکھا ہے ان دونوں باتوں کی دلیل قرآن مجید کی آیت :

لَآ إِكۡرَاهَ فِي لدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ لرُّشۡدُ مِنَ ا لۡغَيِّ --البقرة256

زبردستی نہیں دین کے معاملہ میں بے شک جدا ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے ''بھی ہے۔ ''

اس کی مثال فراخی رزق اور تنگی رزق کا مسئلہ ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

للَّهُ يَبۡ سُطُ لرِّزۡ قَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقۡ دِرُ --الرعد26

اللہ تعالیٰ جس کےلیے چاہتا ہے رزق فراخ کردیتا ہے اورتنگ کردیتا ہے'' اب کوئی اس کا یہ مطلب سمجھتا ہے کہ ایک انسان ناکارہ ہے کوئی کام کاج نہیں کرتا اور کام کاج کرنے کی صلاحیت واستعداد رکھنے کے باوجود کچھ نہیں'' کرتا نہ ملازمت نہ تجارت نہ صناعت اور نہ ہی کوئی اور پیشہ تو اللہ تعالیٰ بزور اس کا رزق فراخ کردیتا ہے ؟ اور ایک انسان ملازمت یا تجارت یا صناعت یا کسی اور کام کاج میں دن رات خون پسینہ ایک کیے ہوئے ہے تو اللہ تعالیٰ بزور اس کا رزق تنگ کردیتا ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں ۔ ورنہ تمام لوگ کام کاج چھوڑ کر ہاتھوں پر ہاتھ رکھے بیٹھ جائیں اور اسباب کا تعطل اور ان کی تعطیل لازم آئے ہاں یہ بات درست ہے بسا اوقات اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کی خاطر اسباب سے بے نیازی بھی دکھا دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت جس طرح مسببات پر محیط ہے بالکل اسی طرح اسباب پر بھی محیط ہے مگر ہدایت وضلالت یا کسی اور امر میں اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا ۔

اِنَّ للَّهَ لَا يَظۡ لِمُ لنَّاسَ شَيۡ ـًٔا وَلَٰكِنَّ لنَّاسَ أَنفُسَهُمۡ يَظۡ لِمُونَ --یونس44

امید ہے آپ اتنی تفصیل سے مسئلہ سمجھ جائیں گے ان شاء اللہ سبحانہ وتعالیٰ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[احکام ومسائل]

[عقائد کا بیان ج1ص46]

[محدث فتویٰ]